90029 ـ عقیقہ میں کچھ بھی صدقہ نہ کرنا اور خود کھانے کا حکم

سوال

میرا عقیقہ کے متعلق سوال یہ ہے کہ: میرے تین بیٹے ہیں پہلے اور دوسرے بیٹے کی ولادت کے وقت مجھے علم نہیں تھا کہ بچے کی جانب سے دو بکرے ذبح کرنے ہیں، یہ علم میں رہے کہ پہلے بیٹے کی پیدائش کے وقت اصل میں میرے اندر ایك بکرا بھی ذبح کرنے کی استطاعت نہ تھی، بلکہ میرے والد صاحب نے میرے بچے کا عقیقہ کیا تھا، تو کیا اب مجھے پہلے بیٹے کے عقیقہ میں ایك یا دو بکرے ذبح کرنا ہونگے ؟
اور دوسرے بیٹے کے عقیقہ میں ایك بکرا ذبح کیا تھا لیکن میں نے خاندان والوں اور دوست و احباب کے لیے کھانا نہیں پکایا تھا، بلکہ ہم نے خود ہی سارا گوشت کھا لیا تھا، اور چار ماہ کے بعد خاندان اور جان پہچان والوں اور دوست و احباب کی دعوت کی ایك بکرا پکا کر دعوت کی تھی.
میرا سوال یہ ہے کہ کیا دوسرے بیٹے کی جانب سے اب مجھے دو بکرے ذبح کرنے ہیں یا ایك ؟
اور تیسرے بیٹے کے عقیقہ میں ہم نے دو بکرے ذبح کیا لیکن تقریبا ایك بکرے کا نصف ہم نے خود کھا لیا اور باقی تقسیم کر دیا تو کیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں ؟
آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے سوالات کا جواب ضرور دیں میں اپنی اولاد کا عقیقہ سنت کے مطابق صحیح طریقہ سے کرنا چاہتا ہوں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عقیقہ سنت مؤکدہ ہے، اور ترک کرنے والے گناہ نہیں، کیونکہ سنن ابو داود میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کا بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی جانب سے جانور ذبح کرنا پسند کرے تو ذبح کرے، بچے کی جانب سے دو کفائت کرنے والے بکرے، اور بچی کی جانب سے ایك بکرا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2842) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابو داود میں حسن قرار دیا ہے.

دوم:

عاجز یا عقیقہ سے جاہل ہونے کی بنا پر جو شخص اپنی اولاد کا عقیقہ نہ کر سکے تو اس کے لیے بعد میں عقیقہ کرنا مستحب ہے چاہے کتنی بھی لمبی مدت گزر جائے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

سوال:

ايك شخص كے كئى بيٹے ہيں اس نے كسى كا بھى عقيقہ نہيں كيا، كيونكہ وہ فقر و تنگ دست تھا، اور كئى برس بعد اللہ سبحانہ و تعالى نے اسے مالدار اور غنى كر ديا تو كيا اس كے ذمہ عقيقہ ہے ؟

جوا:

اگر تو واقعتا ایسا ہی ہے جیسا بیان ہوا ہے تو اس کے لیے ہر بیٹے کی جانب سے دو بکرے عقیقہ کرنا مشروع ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 441).

سوم:

دادا اپنے پوتوں کی جانب سے عقیقہ کر سکتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا تھا.

دیکھیں: سنن ابو داود حدیث نمبر (2841) سنن نسائی حدیث نمبر (4219) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (2466) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس بنا پر اگر آپ سنت پر مکمل عمل کرنا چاہتے ہیں تو آپنے پہلے بیٹے کی جانب سے ایک بکرا ذبح کریں تا کہ دادے کی جانب سے ایک عقیقہ کو پورا کیا جا سکے، اور اگر آپ اسی پر اکتفا کرنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں.

چہارم:

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ:

عقیقہ بھی احکام و مصرف میں قربانی کی طرح ہے، اس لیے اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا مستحب ہے، ایک حصہ اپنے لیے اور ایک دوست و احباب کے لیے، اور ایک فقراء کے لیے.

اور بعض كہتے ہيں كہ: عقيقہ قربانى كى طرح نہيں تو جس طرح وہ چاہے كر سكتا ہے، آپ سوال نمبر (8423) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

بہر حال اگر عقيقہ كے گوشت ميں سے كچھ بھى دوسروں كا نہ ديا جائے تو بھى كفائت كر جائيگا، ليكن قربانى كے متعلق يہ ہے كہ اگر كوئى شخص قربانى كا سارا گوشت خود ہى كھا جائے اور اس ميں سے كچھ بھى صدقہ نہ كرے تو وہ ضامن ہے، اور ايك اوقيہ گوشت خريد كر اسے صدقہ كرے "

ديكھيں: كشاف القناع (3 / 23).

اس بنا پر دوسرے بيٹے كا عقيقہ پورا ہو چكا ہے، اور اسى طرح تيسرے بيٹے كا بھى الحمد للہ عقيقہ ہو گيا.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كى اولاد ميں بركت پيدا كرے اور انہيں اطاعت و فرمانبردارى ميں آپ كا معاون بنائے اور اسلام و مسلمانوں كے ليے ذخيرہ بنائے.

واللہ اعلم .